www.KitaboSunnat.com

تعارف وتبصرہ کتب

نوٹ: تبصرہ کے لیے ہر کتاب یا رسالہ کے دو نسخے ارسال فرمائیں اور اس پر برائے تبصرہ لکھ کر اپنے دستخط ثبت کریں

کتاب: مرزائے قادیاں اور علمائے اہل حدیث — سائز وضخامت: ۱۸×۲۲/۸ — ۱۰۰ صفحات

مؤلف: محمد حنیف یزدانی (قصوری) — کتابت وطباعت: گوارا

ناشر: مکتبہ نذیریہ، فیروز پور روڈ (اچھرہ) لاہور — قیمت: ۱/۵۰ روپے

انگریز نے ہندوستان پر اپنا تسلط بڑھانے کے مقصد سے مسلمانوں میں جن فتنوں کو بطور خاص پروان چڑھایا ان میں سے مرزائے قادیاں کا وجود نامسعود اہم ترین ہے یہی وجہ ہے کہ علمائے اہل حدیث نے اس فتنہ کے استیصال پر بڑی توجہ دی بلکہ مولانا یزدانی کا تو یہ دعوےٰ ہے کہ مرزائے قادیاں کا مقابلہ مرزا کی زندگی میں صرف علمائے اہل حدیث نے کیا ہے۔

زیر تبصرہ کتاب میں علمائے اہلحدیث کی انہی خدمات کا ذکر ہے۔ کتاب اگرچہ مختصر ہے تاہم غیر منقسم ہندوستان کے چیدہ چیدہ اہل حدیث بزرگوں کی مساعی کا ذکر کافی تفصیل سے اس میں آگیا ہے خصوصاً شیخ الکل حضرت مولانا سید نذیر حسین محدث دہلویؒ کا فتویٰ اور ان کے تلامذہ مولانا محمد بشیر سہسوانیؒ، مولانا محمد حسین بٹالویؒ اور مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے مناظرے ومباہلے۔ بالخصوص مولانا امرتسریؒ کا مباہلہ اور اس کے نتیجہ میں ہلاکتِ مرزا۔ علاوہ ازیں حافظ ابراہیم میر سیالکوٹیؒ کی کھلی چٹھی بنام مرزائے قادیاں اور علامہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری کی پیشگوئی اور مولانا حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ، مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ، سید محمد شریف گھڑیالویؒ مولانا عبداللہ معمارؒ اور مولانا حافظ محمد گوندلوی غرضیکہ غزنوی، لکھوی، روپڑی اور دیگر کافی اہل حدیث علماء کی خدماتِ جلیلہ کا وافی تذکرہ اس کتاب میں موجود ہے۔ گویا مرزائے قادیاں کے دعاوی باطلہ اور اخلاقِ سیئہ کی واقفیت کے ساتھ ساتھ جن اہل حدیث علمائے نے تقریر وتحریر یا مناظرہ ومباہلہ سے قادیانیت کی پردہ دری کی ہے۔ ان کے حالات اور مساعی کا مطالعہ اس کتاب سے کیا جا سکتا ہے۔

مرزائیت کو سمجھنے اور اس کی کمر توڑنے کے لیے علمائے حق کی کوششوں کے تعارف کے لیے ایسی کتابوں کی اشاعت بہت مفید ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن ہماری رائے میں باطل کی سرکوبی کے لیے علمائے حق کے کاموں کو اس نام و انداز سے بیان کرنا کہ وہ کسی ایک فرقہ کا کام نظر آئے خود علمائے حق کے لیے سود مند نہیں ہوتا بلکہ اس طرح دوسرے فرقوں سے متعلق اصحاب کے لیے استفادہ کی راہ میں ایک جذباتی ردِ عمل پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے اور اس طرح انگریز اور پھر اس کی معنوی اولاد کی اس مطلوبہ "فرقہ داریت" کے مزید فروغ کا خطرہ ہوتا ہے جس میں اضافہ کرنے کی غرض سے فتنۂ مرزائیت کی تشکیل کی گئی تھی۔

ہم اہل حدیث کو یہ احساس اس لیے دلانا ضروری سمجھتے ہیں کہ دوسرے فرقوں کے علی الرغم یہ کوئی فرقہ نہیں بلکہ عقیدۃً اور عملاً کتاب و سنت کو تھام کر چلنے والی ایک جماعت ہے جن کا امتیاز جذبۂ اتباعِ سنت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ باقی گروہوں کی طرح یہ شخصی یا علاقائی نسبتوں سے پاک ہے۔ اس کے حاملین کو تو امتیازی نشان کے طور پر اہل حدیث، اہل سنت وغیرہ کہا جاتا ہے۔

ہم اہل حدیث کا یہ عذر تسلیم کرتے ہیں کہ ان میں ایسے ناموں سے علمائے حدیث کی خدمات اجاگر کرنے کا رجحان اس لیے پیدا ہوا ہے کہ دوسرے فرقے اپنے علماء کو بڑے بڑے القاب اور ان کے کاموں کو نہایت مبالغہ سے بیان کرتے ہیں حتیٰ کہ ان کے مؤرخین (جنہیں اپنے فن کے اعتبار سے غیر جانبدار رہنا چاہیے) بھی تعصبِ مذہبی میں علمائے حدیث کو نظر انداز کر جاتے ہیں بلکہ ان کی خدماتِ جلیلہ کا سہرا بھی اپنوں کے سر باندھنے کی کوشش کرتے ہیں مگر اہل حدیث کو یہ سوچنا چاہیے کہ فرقہ کی بنیاد ہی تعصب اور جانبداری پر ہوتی ہے خواہ وہ کتنا بھی کم ہو، کیا ردِّ عمل کے طور پر ہی ایسی جانبداری صاحبِ عزیمت لوگوں کو اختیار کر لینی چاہیے؟ اور کیا کسی جماعت کی ایسی روش فرقہ داریت کے لیے جواز پیدا کرنے کا باعث تو نہ ہوگی؟

ہمارا مشورہ ہے کہ اہلِ قلم و زبان حضرات کو تقریر و تحریر میں احتیاط کا پلو نہ چھوڑنا چاہیے اور ان عوام و جہلاء کو جو بعض فروعی اور چند ایک مسئلوں پر نیا فرقہ بنا لیتے ہیں ان کی فرقہ داریت کے چکر سے نکال کر اتباعِ سنت میں پختہ کر کے صحیح قسم کا مسلمان بنانے کی کوشش کرنی چاہیے اور علمائے حق کے کاموں کو مسلمانوں کی عظیم شخصیتوں کے کارناموں کی صورت میں اجاگر کرنا چاہیے۔

اپنے مذکورہ بالا احساسات کے باوجود ہم زیرِ نظر کتاب کو اس اعتبار سے ایک مفید خدمت سمجھتے ہیں کہ انہیں علمائے حدیث کی خدمات کا ایک اہم پہلو سامنے لایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا یزدانی کی اس محنت کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ